© rasailojaraid.com

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب اکوڑوی رح

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رح

۱۹۸۰ء میں دارالعلوم دیوبند کا عظیم الشان صدسالہ جشن انمٹ اثرات اور نقوش چھوڑ کر بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہوا۔ اس اجتماع کی یادگار میں حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب رح نے "ارمغانِ اجلاس صدسالہ" کے نام سے ستر صفحات پر مشتمل ایک نظم لکھی جو اسی نام سے شائع ہو گئی ہے۔ اس نظم میں دارالعلوم دیوبند کو مخاطب بنا کر اس کی خصوصی برکات، اس کے مشاہیر سلف و خلف میں سے اسی (۸۰) شخصیتوں کی خصوصیات اس کی مروجہ درسی غیر درسی کتب میں سے ایک سو چھ (۱۰۶) کتابوں کے اسماء و صفات، اس کے مسلکِ اعتدال کے امتیازات، اس کے اجلاس صدسالہ کے حالات اور غیر معمولی انتظامات، اس کے عالمگیر اور دور رس اثرات، اس کے ذمہ دار منتظمین کے اسماء اور خدمات، ان کے حق میں ادعیہ و ترجیبات، اس کے معاونین کے حق میں تہنیات، دارالعلوم کے حق میں دعا و تبریکات اور اس کی ترقیات کی تمنیات اور مہمانوں کے حق میں نیک خواہشات وغیرہ پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔ چند اہم شخصیات کے ضمن میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح کے بارہ میں آپ کے رشحاتِ فکریہ ہیں:۔ (ادارہ)

مولانا عبدالحق اکوڑوی، شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

سابق مدرس دارالعلوم دیوبند

ازاں ہم عبدِ حق (۳۹) یک شیخ حاذق
بدار العلم بود استاد سابق

بعلمِ حق ز حق آراستہ شد
با اخلاقِ کرم پیراستہ شد

اکوڑہ شد بہ پاکستان منوّر
بہر لمحہ برائش علم یاور

چو نورش صورتِ محسوس بربست
ہموں دار العلوم حقانیہ گشت

(ارمغانِ اجلاس صدسالہ صفحہ ۳۷)

© rasailojaraid.com